کپڑے کا ناپاک حصہ معلوم نہ ہو، تو پاک کیسے کریں؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر: Nor.11278 تاریخ: 19-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی کپڑے مثلاً کمبل، چادر وغیرہ کا کوئی حصہ ناپاک ہو جائے، لیکن نجاست کا نشان وغیرہ ختم ہونے کی وجہ سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کپڑے کا کون سا حصہ ناپاک تھا تو کیا اس صورت میں کپڑا پاک کرنے کے لیے پورا کپڑا دھونا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پاک کپڑے کا کوئی حصہ یا قمیض، شلوار وغیرہ کا کوئی حصہ مثلاً آستین وغیرہ کا کوئی جزء ناپاک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا حصہ ناپاک ہے تو اس صورت میں احکام کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت: کپڑے کے ناپاک حصے کے بارے میں علم نہ ہو تو پورے کپڑے کو اور آستین وغیرہ کے مسئلے میں، پوری آستین کو دھو کر پاک کر لینا بہتر ہے۔

دوسری صورت: کپڑے کے ناپاک حصے کے بارے میں غور و فکر کیا جائے کہ کون سا حصہ ناپاک ہے، پھر جس حصے کے بارے میں گمان ہو کہ یہ ناپاک ہے تو صرف وہی حصہ دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ سوچ و بچار سے کپڑا پاک کرنے کے بعد اگر معلوم ہو کہ کپڑے کا کوئی دوسرا حصہ ناپاک تھا، تو اگر اس کپڑے میں نماز ادا کی تھی تو وہ نماز ہو جائے گی، اس کا اعادہ بھی لازم نہیں ہو گا۔

تیسری صورت: کپڑے کا ناپاک حصہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں بغیر غور فکر کیے کسی ایک حصے کو پاک کرنے سے بھی کپڑا پاک ہو جائے گا، اور اس صورت میں اگر بعد میں معلوم ہو کہ کپڑے کا دوسرا حصہ ناپاک تھا، تو ان کپڑوں میں جو نمازیں ادا کی ہیں ان کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، بشرطیکہ نجاست قدرِ مانع ہو۔

نیز آخری دو صورتوں میں ناپاک حصے کے بارے میں علم ہونے کے بعد اس کپڑے کو نماز کے لیے استعمال کرنے سے پہلے ناپاک حصے کو پاک کرنا ضروری ہے۔

عالمگیری میں ہے: ” إذا تنجس طرف من أطراف الثوب ونسيه فغسل طرفا من أطراف الثوب من غير تحر حكم بطهارة الثوب هو المختار فلو صلى مع هذا الثوب صلوات ثم ظهر أن النجاسة في الطرف الآخر يجب عليه إعادة الصلوات التي صلى مع هذا الثوب كذا في الخلاصة والاحتياط أن يغسل جميع الثوب “یعنی جب کپڑے کے

کناروں میں سے کوئی ایک کنارہ ناپاک ہو جائے اور وہ اس کنارے کو بھول گیا اور اس نے بغیر سوچے کسی ایک کنارے کو دھولیا تو کپڑے کی پاکی کا حکم دیا جائے گا یہی مختار ہے۔ اگر اس نے ان کپڑوں کے ساتھ نمازیں ادا کیں اور پھر ظاہر ہوا کہ دوسرا کنارہ ناپاک تھا تو ان نمازوں کا اعادہ واجب ہے جو ان کپڑوں میں ادا کی ہیں، اسی طرح خلاصہ میں ہے۔ اور احتیاط اس میں ہے کہ وہ پورے کپڑے کو دھولے۔ **(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ43، مطبوعہ پشاور)**

بحر الرائق میں ہے: "وفي الخلاصة، إذا تنجس طرف من أطراف الثوب ونسيه فغسل طرفا من أطراف الثوب من غير تحر حكم بطهارة الثوب وهو المختار فلو صلى مع هذا الثوب صلوات، ثم ظهر أن النجاسة في الطرف الآخر يجب عليه إعادة الصلوات التي صلى مع هذا الثوب۔۔۔واختار في البدائع في المسألة الأولى غسل الجميع احتياطا" یعنی خلاصہ میں ہے کہ جب کپڑے کے کناروں میں سے کوئی کنارہ ناپاک ہو گیا اور وہ بھول گیا اور اس نے بغیر سوچے کپڑے کا کوئی ایک کنارہ دھولیا تو کپڑے کی پاکی کا حکم دیا جائے گا، یہی مختار ہے۔ پھر اگر اس نے ان کپڑوں کے ساتھ نمازیں ادا کیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ نجاست دوسرے کنارے میں تھی تو جو نمازیں ان کپڑوں کے ساتھ ادا کی ہیں ان کا اعادہ کرے۔۔۔ اور بدائع میں پہلے والے مسئلے میں احتیاطاً پورا کپڑا دھونے کو اختیار کیا ہے۔ **(بحر الرائق، جلد1، صفحہ382، مطبوعہ کوئٹہ)**

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا دھو ڈالیں، یعنی جب بالکل ہی معلوم نہ ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے، اور اگر معلوم ہو کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہو گئی، مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ناپاک ہے، تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے، مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس نہیں دھویا، تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ400، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

05جمادی الاخری1442ھ/19جنوری2021

دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے